خطبة حجة الوداع

الحمد للّٰه نحمدهٗ و نستعينهٗ و نستغفرهٗ و نتوب اليه، و نعوذ باللّٰه من شرورِ انفسنا و من سيئآتِ اعمالنا، من يهده اللّٰه فلا مضلَّ له، ومَن يُضلله فلا هادى له، واشهد ان لا اله الا اللّٰه وحدهٗ لا شريکَ لهٗ و اشهدُ اَنَّ محمدًا عبدهٗ و رسولهٗ، اوصيكم عباد اللّٰه بتقوى اللّٰه، و احُثُّكم على طاعته و استفتح بالذى هو خير، اما بعد: ايها الناس! اسمعوا منى ابين لكم، فانى لا ادرى لعلى لا القاكم بعد عامى هذا فى موقفى هذا. ايها الناس! ان دماء كم و اموالكم حرام عليكم، الى ان تلقوا ربّكم، كحرمة يومكم هذا، فى شهر كم هذا، فى بلدكم هذا، الا هل بلَّغتُ؟ اللّٰهمَّ اشهد! فمن كانت عنده امانة فليؤ دها الى من ائمتنه عليها، و ان ربا الجاهلية موضوع، و اوّل ربا أبدأ به ربا عمى العباس بن عبد المطّلب، و ان دماء الجاهلية موضوعة و ان اوّل دم نبدأ به دم عامر بن ربيعة بن الحارث بن عبد المطّلب و ان مآثر الجاهلية موضوعة غير السدانة و السقاية و العمد قود و شبه العمد ما قتل بالعصا والحجر و فيه مأة بعير فمن زاد فهو من اهل الجاهلية. ايها الناس! ان الشيطان قد يئس ان يعبد فى ارضكم هذه و لكنّه قد رضى ان يطاع فى ما سوى ذلک مما تحقرون من اعمالكم. ايها الناس! انما النسئُ زيادة فى الكفر يُضل به الذين كفروا يحلونه عاما و

يحرمونه عاما ليواطئوا عدّة ما حرّم اللّٰهُ و ان الزمان قد استدار كهيئة يوم خلق اللّٰه السمٰواتِ والارض. و ان عدّة الشهور عند اللّٰه اثنا عشر شهرًا في كتاب اللّٰه يوم خلق اللّٰه السمٰوات والارض. منها اربعة حرُم ثلاثة متواليات و واحد فرد : ذو القعدة و ذوالحجة والمحرم و رجب الذى بين جمادى الاخرىٰ و شعبان. الاهل بلغتُ اللّٰهمَّ اشهد. ايها الناس! ان لنسائكم عليكم حقًّا، و لكم عليهنَّ حقٌّ، لكم عليهنَّ الّا يوطئنّ فرشكم غيركم، ولا يدخلن أحدًا تكرهونهٗ بيوتكم الا باذنكم، و لا يأتين بفاحشةٍ، فان فعلن فان اللّٰه قد اذن لكم ان تعضلوهنَّ، و تهجروهن في المضاجع و تضربوهنَّ ضربًا غير مبرحٍ. فان انتهينَ و اطعنكم فعليكم رزقهنَّ و كسوتُهنَّ بالمعروف. و انما النساء عندكم عوان لا يملكن لانفسهنَّ شيئًا. اخذتموهنَّ بامانة اللّٰه و استحللتم فروجهنَّ بكلمة اللّٰه فاتقوا اللّٰه في النساء. و استوصوا بهنَّ خيرًا الاهل بلغت اللّٰهمَّ اشهد. ايها الناس! انما المؤمنون اخوة ولا يحلُّ لامرئ مالَ اخيهِ الاعن طيب نفسٍ منه الاهل بلّغتُ اللّٰهمّ اشهد. فلا ترجعنَّ بعدى كفّارًا يضرب بعضكم رقاب بعض فانى قد تركتُ فيكم ما ان اخذتم به لم تضلّوا بعده كتاب اللّٰه ألا هَل بلّغتُ اللّٰهمَّ اشهد.

ايها الناس! ان ربّكم واحد و ان اباكم واحدٌ كلُّكُمْ لآدم، و آدم من تراب اكرمكم عند اللّٰه اتقاكم، و ليس لعربى على عجمى فضل الا بالتقوىٰ، الاهل بلّغتُ اللّٰهمَّ اشهد. قالوا نعم، قال: فليبلغ الشاهد الغائب.

حل لغات

نتوبُ (ن)	–	ہم توبہ کرتے ہیں یا کریں گے
سیّئات	–	سیئۃ کی جمع، برائی
مضلٌّ	–	گمراہ کرنے والا
احث	–	میں اُبھارتا ہوں یا ابھاروں گا
استفتح (استفعال)	–	شروع کرتا ہوں
اُبیّنُ (تفعیل)	–	میں بیان کرتا ہوں، وضاحت کرتا ہوں
لا القاکُم (سمع)	–	میں تم سے نہیں مل سکوں گا
موقفی	–	میرے کھڑے ہونے کی جگہ
تلقوا (تفعیل)	–	تم ملاقات کرو
فلیئودھا (تفعیل)	–	چاہیے کہ اُسے ادا کردے
موضوعٌ	–	نا قابل اعتبار، ختم کیے ہوئے
نبدأ (ن)	–	ہم شروع کرتے ہیں
مآثر	–	نشانیاں، رواج
السدانۃ	–	کعبہ کی خدمت، کعبہ کی دربانی
السقایۃ	–	حاجیوں کو پانی پلانا
القود	–	قصاص
یئسَ (س)	–	وہ نا اُمید ہو گیا
اَن یطاعَ (افعال)	–	کہ اس کی اطاعت کی جائے
النسیُٔ	–	ادھاری سود......
لیواطئوا (مفاعلۃ)	–	تا کہ وہ روند ڈالیں

قد استدارَ (استفعال)	–	وہ گھوم گیا
عدة	–	گنتی
متواليات	–	لگاتار
يُوطِئنَّ (افعال)	–	وہ روندتا ہے یا روندے گا
فرشكم	–	تمھارا بستر، کنایہ جماع سے
قداذن (س)	–	اس نے اجازت دی
تعضلوا	–	تم انھیں دور کر دو
تهجروا	–	تم چھوڑ دو
المضاجع	–	سونے کی جگہ
غير مبرح	–	جو زخمی کرنے والا نہ ہو
كسوةٌ	–	کپڑا
عوانٌ	–	خدمت میں گھرا ہوا
اخذتموهن (ن)	–	تم نے انھیں حاصل کیا
استحللتم (استفعال)	–	تم نے انھیں حلال کیا
كلمة اللّٰه	–	اللہ کی بات (نکاح)
استوصوا (استفعال)	–	وصیت قبول کرو
رقاب	–	(واحد: رقبة) گردن
الشاهد	–	موجود، حاضر
الغائب	–	غیر حاضر

﴿التمرين﴾

(۱) درج ذیل سوالوں کے جواب عربی میں لکھیے۔

۱ – بماذا اوصی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عباد اللّٰہ؟

۲ – و علی ای شئ حثّھم؟

۳ – ایّ شئ حرام علی المسلمین؟

۴ – ماذا وضع النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم؟

۵ – ماذا قال النّبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن الامانۃ؟

۶ – ماھی الصلۃ بین النّبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم والعباس بن عبدالمطلب؟

۷ – کم بعیرا یقاد فی قتل العمد؟

۸ – من ای شئ أئس الشیطان؟

۹ – ایّ شئ زیادۃ فی الکفر؟

۱۰ – ماھی عدۃ الشھور عند اللّٰہ؟

۱۱ – کم شھر یُعد من اشھر الحرم؟

۱۲ – علی ای شئ اشھد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ربہ؟

۱۳ – ما ھو حق النسوۃ علی الرجال؟

۱۴ – علی من یجب رزقھنّ و کسوتھنّ؟

(۲) درج ذیل جملوں کی عربی بنائیے۔

☆ اللّٰہ کے نزدیک سب سے باعزت وہ ہے، جو اس سے سب سے زیادہ ڈرتا ہو۔

☆ کسی عربی کو عجمی پر یا عجمی کو عربی پر برتری حاصل نہیں ہے۔
☆ تم میں سے حاضر غائب تک پہنچا دے۔
☆ جب تک تم کتاب اللہ پر قائم رہو گے گمراہ نہیں ہو گے۔
☆ عورتوں کو چاہیے کہ مردوں کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر میں داخل نہ ہونے دیں۔
☆ عورتیں تمھاری مددگار ہیں۔
☆ ہم میں سے ہر شخص کو چاہیے کہ امانت اس کو لوٹا دے، جس نے امانت رکھی۔
☆ شاید میری اس سال کے بعد ملاقات نہ ہو۔
☆ مسلمانوں کا خون، ان کا مال، ان پر اسی طرح حرام ہے، جیسے قربانی کے مہینے میں خون بہانا۔
☆ جاہلیت کے نشانات ختم کیے جاتے ہیں۔
☆ مگر چابھی رکھنے اور پانی پلانے کے اصول باقی رہیں گے۔

(۳) درج ذیل افعال کے صیغے بتائیے اور انھیں جملوں میں استعمال کیجیے۔

☆ اوصى ....
☆ اسمعوا ....
☆ ليؤدّ ....
☆ ابدأ ....
☆ يأس ....
☆ تحقرون ....
☆ استدار ....
☆ اِشهَد ....

☆ انتهينا ....

☆ ولا يدخلن ....

(۴) خطبہ کی روشنی میں حقوق نسواں پر دس جملے لکھیے۔

(۵) انسانوں کے باہمی حقوق کے سلسلہ میں جو کچھ خطبہ میں آیا ہے اس کا خلاصہ عربی میں لکھیے۔

(۶) درج ذیل جملوں کی تشریح کیجیے۔

☆ من كانت عنده امانة فليؤدها الى من ائتمنه عليها.

☆ ان دماء الجاهلية موضوعة.

☆ الاهل بلَّغتُ؟ اللّٰهم اشهد.

☆ فليبلغ الشاهدُ الغائب.

وصیّت

جاہلی ادب کے نثری اصناف میں وصیتوں کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ وصیت حکمت و فلسفہ اور عقل مندی ان چھوٹے چھوٹے کے جملوں کو کہتے ہیں، جو کوئی شخص اپنے کسی عزیز، دوست یا چاہنے والے سے بربنائے خلوص خاص موقع پر اس نیت سے کہے کہ اسے کسی کام سے نقصان پہنچنے کے ڈر سے باز رکھے یا نفع کی اُمید میں کوئی کام کرنے کی ترغیب دے۔ یہ ضروری نہیں کہ وصیت مرنے سے پہلے کی جائے، جیسا کہ اردو زبان میں اس اصطلاح کا مفہوم لیا جاتا ہے۔ عربی میں وصیت مطلق نصیحت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، جو مرنے والے اور زندہ آدمی دونوں کے لیے مستعمل ہے۔

دورِ جاہلی میں جن لوگوں نے دلکش اور مؤثر انداز میں مفید اور نفع بخش باتوں کی تلقین کی ان میں زہیر بن جناب الکلبی، ذو الاصبع العدوانی اور امامہ بنت حارث خاص طور سے مشہور ہیں۔ درس میں امامہ بنت حارث کی وہ وصیت شامل ہے، جو انھوں نے اپنی بیٹی کو رخصتی کے وقت کی تھی۔ امامہ بنت حارث الشیبانیہ جاہلی دور کی نہایت فصیح اور پاکباز خاتون تھیں۔ ان کی اس وصیت کو فصاحت و بلاغت، جامعیت اور معنویت کے اعتبار سے جاہلی وصایا میں سب سے عمدہ تصور کیا جاتا ہے۔

وصية امامة بنت الحارث لابنتها ام اياس

فلما حملت الى زوجها قالت لها امها امامة بنت الحارث :

"اى بنيةُ : ان الوصية لو تركت بفضل ادب، تركت لذلک منک، ولكنها تذكرة للغافل، و معونة للعاقل، ولو ان امرأة استغنت عن الزوج لغنى ابويها و شدة حاجتهما اليها، كنت أغنى الناس عنه، و لكن النساء للرجال خلقن، ولهن خلق الرجال.

أىُ بنيةُ: انک فارقتِ الجو الذى منه خرجتِ، و خلّفتِ العُشَّ الذى فيه درجتِ الى وَكرٍ لم تعرفيه، و قرين لم تألفيه، فأصبح بملكه عليكِ رقيبا و مليكًا، فكونى أمة يكن لک عبدًا وشيكا. يا بنية: احملى عنى عشر خصال تكن لکِ ذخرا و ذكرا، الصحبة بالقناعة والمعاشرة بحسن السمع والطاعة والتعهد لموقع عينه، والتفقد لموضع انفه، فلا تقع عينُه منکِ على قبيح، ولا يشم منک الا اطيب ريح، والكحل احسن الحسن، والماء اطيب الطيب المفقود، والتعهد لوقت طعامه، والهدوُّ عنه عند منامه، فان حرارة الجوع ملهبةٌ، و تنغيض النوم مغضبة، والاحتفاظ ببيته وما له، والارعاء على نفسه وعياله وحشمه فان الاحتفاظ بالمال حسنِ التقدير والارعاء على العيال والحشم جميل حسن التدبير، ولا تفشى له سرا، ولا تعصى له امرا فانک ان افشيت سره، لم تأمنى غدره، وان

عـصيـتِ امـره او غرت صدره ثم اتقى من ذلك الفرح ان كان ترحا، والاكتئاب ان كان فـرحـا، فـان الـخصلة الاولى من التقصير، والثانية من التكدير، و كُونى اشد ما تكونين له اعظاما يكن اشد ما يكون لك اكراما، و اشد ما تكونين له موافقة يكن اطول ما تكونين له مـوافـقة. و اعـلمى أنك لا تصلين الى ما تحبين، حتى تؤثرى رضاه على رضاكِ و هواه على هواكِ فيما احببتِ و كرهتِ والله يخيرلك".

(جمهرة خطب العرب)

حل لغات

بنيّة	-	پیاری بیٹی
تذكرة	-	تذکرہ، یاد دہانی
معونة	-	مدد، تعاون
استغنت (استفعال)	-	وہ بے نیاز ہوئی
شدة حاجة	-	سخت ضرورت
غنِیَ	-	وہ بے نیاز ہوا
خلقْنَ (ن)	-	وہ سب عورتیں پیدا کی گئیں
الجوّ	-	فضا، ماحول
خلّفتِ (تفعيل)	-	تم نے پیچھے چھوڑا، چھوڑے جا رہی ہو
العُش	-	جمع عشاش، گھونسلا
درجتِ (ن)	-	تم پروان چڑھی، پرورش پائی
وَكر	-	گھونسلا

قَرِينٌ	–	ساتھی، ہم جولی
لم تالفی (س)	–	تم مانوس نہ ہوئی ہو
مليكٌ	–	مالک، آقا
وشيكٌ	–	قریب، قریبی
احملی عن (ض)	–	مجھ سے حاصل کرلو، مجھ سے سیکھ لو
خصال	–	خصلةٌ کی جمع، عادت، خصلت
ذخرًا	–	ذخیرہ
الصحبة بالقناعة	–	قناعت کے ساتھ رہنا
السمع والطاعة	–	اطاعت وفرمانبرداری
التعهد لموقع عينه	–	اس کی نظر کا خیال رکھو
التفقد لموضع انفه	–	اس کی غیرت کی رعایت کرو
اطيب ريح	–	بہترین خوشبو
لا يشمُّ (ن)	–	وہ نہ سونگھے
الكحل	–	سرمہ
التعهدُ	–	خیال رکھنا
لوقت طعامه	–	اس کے کھانے کے وقت کا
الهدُوُّ	–	اطمینان، سکون
حرارة الجوع	–	بھوک کی شدت
ملهبةٌ	–	بھڑکانے والی
تنغيض النوم	–	نیند کو برباد کرنا
مغضبة	–	غصہ دلانے والی

الاحتفاظ – حفاظت کرنا

الارعاء – رعایت کرنا

حشم – رعب، عزت

لا تفشي (افعال) – مت فاش کرو

سرًّا – راز

لم تأمني (س) – تو مامون نہ ہوئی

غدرٌ – دھوکہ

اَوُغرتِ (افعال) – تو کینہ پیدا کرے گی، دشمنی ڈالے گی

ترحًا – غمگین

الاکتئاب – اُکتاہٹ

التکدیر – مکدر کرنا

لا تصلین (ض) – تو رشتہ نہ جوڑے گی

حی تؤثری (افعال) – حتی کہ ترجیح دے

ھواہ – اس کی خواہش

فیما – ان چیزوں میں

التمرين

(۱) درج ذیل سوالوں کے جواب عربی میں لکھیے۔

۱- لمن الوصية تذكرة؟

۲- هل المرء ة تستغنى عن الزوج؟

۳- اى شئ يكون ذخرا و ذكرالام اياس؟

۴- هل الخصال العشرتعين المرأة فى حصول مودة زوجها؟

۵- اى شئ حسن التقدير؟

۶- هل افشاء السر محبوب؟

۷- متى توغر المرء ة صدر الزوج؟

۸- لماذا منعتها عن الاكتئاب ان كان فرحا؟

۹- اية خصلة من التقصير؟

(۲) درج ذیل جملوں کی عربی بنائیے۔

☆ نصیحت غافل کے لیے یاددہانی اور عاقل کے لیے مددگار ہے۔

☆ کوئی عورت اپنے شوہر سے بے نیاز نہیں رہ سکتی۔

☆ شوہر اپنی ملکیت کی وجہ سے بیوی کا مالک اور نگہبان بنتا ہے۔

☆ دس خصلتیں عورت کے لیے ذخیرہ ہیں۔

☆ عورت کو چاہیے کہ وہ اپنے مرد کا راز فاش نہ کرے۔

☆ مال کو محفوظ رکھنا بہترین قدر ہے۔

☆ عورت کو چاہیے کہ اپنے شوہر کی نافرمانی نہ کرے۔

(۳) درج ذیل الفاظ کی تشریح کرتے ہوئے جملوں میں استعمال کیجیے۔

☆ خُلِقَ ....

☆ درجتِ ....

☆ خَلفتِ ....

☆ قرین ....

☆ قبیح ....

☆ ریح ....

☆ مغضبة ....

☆ لاتعصی ....

☆ اوغرت ....

(۴) امامہ بنت حارث کی وصیت کو اپنی زبان میں لکھیے۔

(۵) آپ کا چھوٹا بھائی ہاسٹل میں اقامت کے لیے جا رہا ہے۔ اس کو نصیحت کرتے ہوئے دس جملوں پر مشتمل ایک وصیت ترتیب دیجیے۔

حضرت عمر بن عبد العزیزؒ

حالاتِ زندگی

ابو حفص عمر بن عبد العزیز بن مروان بن الحکم، صالح اور عادل خلیفہ جو اپنے عدل و انصاف، سادگی اور نیکی وتقویٰ کے باعث خلفائے راشدین میں پانچویں خلیفہ شمار ہوتے ہیں، ۶۱ھ مطابق ۶۸۱ء میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد عبدالعزیز کئی سال تک مصر کے عامل رہ چکے تھے۔ والدہ کی طرف سے وہ حضرت عمر بن الخطابؓ کی اولاد میں سے تھے۔ والد نے ان کو مدینہ منورہ بھیج دیا کہ وہ شایانِ شان تعلیم حاصل کریں۔ اس طرح ان کی زندگی کا بڑا حصہ مدینۃ النبیؐ میں گزرا یعنی وہ اپنے والد کی وفات تک وہیں مقیم رہے۔ پھر ان کے چچا عبدالملک (خلیفہ) اپنے ساتھ ان کو دمشق لے گئے اور اپنی بیٹی فاطمہ سے ان کی شادی کر دی۔ ۷۰۶ء میں خلیفہ ولید اوّل نے آپ کو حجاز کا عامل مقرر کیا اور وہ دوبارہ مدینہ میں مقیم ہو گئے۔ دیگر عاملوں کے برخلاف انھوں نے دس متقی ماہرین حدیث کی ایک مجلس شوریٰ بنائی، جس سے وہ ہر اہم معاملے میں مشورہ کرتے تھے۔ ان کی حکومت کئی اور طریقوں سے بھی رعایا کی فلاح و بہبود کی ضامن تھی۔ مگر کچھ عرصہ بعد حجاج بن یوسف کو ان کا حلیمانہ طرزِ حکومت پسند نہ آیا اور حجاج کے اصرار پر ان کو ۷۱۲ء میں واپس بلا لیا گیا۔ ۷۱۷ء میں وہ دوبارہ مسندِ خلافت پر رونق افروز ہوئے۔

خلیفہ کی حیثیت سے ان کا مقام بالکل منفرد ہے۔ کیوں کہ وہ اپنے اموی پیش روؤں اور اپنے جانشینوں سے مختلف تھے۔ ان کی طبیعت میں خوفِ خدا اور تقویٰ غالب تھا اور انھیں اس بات کا شدید احساس تھا کہ وہ خدا کے سامنے جواب دہ ہیں۔ انتہائی سادگی اور کفایت شعاری ان کی امتیازی خصوصیت تھی۔ انھوں نے اس شان و شوکت کو جو ملکی فتوحات سے حاصل ہوتی ہے، کوئی زیادہ اہمیت نہیں دی۔ ایک متقی حکمراں کی حیثیت سے انھوں

نے دوسرے مذاہب کے ماننے والوں سے رواداری کا سلوک کیا۔ عیسائیوں، یہودیوں اور آتش پرستوں کو یہ اجازت تھی کہ وہ اپنے کلیسہ، عبادت خانے اور آتش کدے بدستور اپنے قبضہ میں رکھیں۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز نے بیس دن کی علالت کے بعد فروری ۷۲۰ء میں وفات پائی اور حلب کے قریب مقام دیر سمعان میں دفن کیے گئے۔

علمی خصوصیات

حضرت عمر بن عبدالعزیز ایک متقی اور عادل خلیفہ کی حیثیت سے تو معروف ہیں ہی ایک محدث اور خطیب کی حیثیت سے بھی علمی میدان میں ان کی شہرت کم نہیں۔ وہ ایام جوانی سے ہی متقی و پرہیزگار محدثین کے زیر اثر تھے اور خود بھی علم حدیث کے ایک مستند عالم سمجھے جاتے تھے۔ چنانچہ ان کی وفات کے کچھ ہی عرصہ بعد ان کا شمار سنت یعنی حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے جامعین میں ہونے لگا۔ عباسی دور کے جانبدار مؤرخ بھی جو اپنے خاص رجحانات کے باعث اموی دور کے حکمرانوں کی مذمت کرتے ہیں، عمر بن عبدالعزیز کو ان کی جلالت علمی کی وجہ سے مستثنیٰ قرار دیتے ہیں اور ان کا ذکر نہایت مدح وستائش سے کرتے ہیں۔ اسی طرح دوران خلافت انھوں نے مختلف مواقع پر جو خطبے دیئے ہیں وہ علمی وفنی اعتبار سے نہایت وقیع اور عربی ادب کے بیش بہا خزانے ہیں۔ سلاست وروانی اور اسلوب ومعانی کے اعتبار سے ان کے خطبے فن کے اعلیٰ معیار پر فائز ہیں۔

خطبة عمربن عبدالعزيز حين ولی امرَ المسلمین

رُوِیَ أنّہ لما دفن سلیمان بن عبد الملک و خرج من قبرہ، سمع للارض رجّۃً فقال: ما ھذا؟ فقیل ھذہ مراکب الخلافۃ یا امیرالمومنین، قربت الیک لترکبھا. فقال، مالی ولھا؟ نحّوھا عَنِّی، قرّبُوا الیَّ بغلَتی، فقربت الیہ فرکبھا، و جاء ہ صاحب الشرطۃ یسیر بین یدیہ بالحربۃ فقال: تنحَّ عَنِّی مالی ولک؟ انما انا رجلٌ من المسلمین فسار و سار معہ الناس، حتی دخل المسجد، فصعد المنبر، واجتمع الیہ الناس فقال:

"ایھا الناس! انی قد ابتلیتُ لھٰذا الامرِ عن غیر رایٍ کان منِّی فیہ ولا طلبَۃً لہٗ، ولا مشورۃ من المسلمین، و انی قد خلعت ما فی اعناقکم من بیعتی، فاختاروا لانفسکم".

فصاح الناس صَیحۃً واحدۃ: قد اخترناک یا امیر المومنین، ورضینا بک، فلامرنا بالیُمنِ والبرکۃِ، فلما رأی الاصواتَ قد ھدأت، و رضیَ بہ الناس جمیعًا، حمِد اللّٰہ واثنٰی علیہ، وصلّٰی علی النّبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم و قال:

"اُوصیکم بتقوی اللّٰہ، فان تقوی اللّٰہ خلفٌ من کل شئٍ، و لیس من تقوی اللّٰہ عزَّ و جلَّ خلفٌ، و اعملوا لآخرتکم، فانہ مَن عمل لآخرتہ کفاہ اللّٰہ

تبارک تعالیٰ اَمرَ دنیاہ و اصلحوا سرائرکم. یصلح الکریم علانیتکم و اکثروا ذکر الموت و احسنوا الاستعداد قبل ان ینزل بکم، فانه هادمُ اللذات، واِن من لا یذکر من آبائه فیما بینهٗ و بین آدم علیه السلام ابًا حیًا لمُعرِقٍ فی الموت، و ان هٰذه الامّة لم تختلف فی ربها عزَّ و جلَّ ولا فی نبیِّها صلی اللّٰه علیه وسلم، ولا فی کتابها، و انما اختلفوا فی الدینار و الدرهم، وانی واللّٰه لا أُعطِی احدًا باطلاً ولا امنع احدًا حقًّا، انی لستُ بخازنٍ و لکنِّی اضع حیثُ امرتُ ایها الناس! انه قد کان قبلی ولاةٌ تجترّونَ مودتهم بان تدفعوا بذلک ظلمهم عنکم، اَلا لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق، من اطاع اللّٰه و جبت طاعتُه، و من عصی اللّٰه، فلا طاعة له اطیعونی ما اطعت اللّٰه فیکم، فاذا عصیت اللّٰه فلا طاعة لی علیکم اقول قولی هذا و استغفر اللّٰه العظیم لی و لکم".

(سیرة عمر بن عبدالعزیز لابن الجوزی)

حل لغات

رُوِیَ (ض)	–	روایت کی گئی ہے
دَفنَ (ض)	–	اس نے دفن کیا
رجّة	–	آواز
مراکبُ (مرکب کی جمع)	–	سواری
قُرّبت (تفعیل)	–	قریب لائی گئی
مالی ولها	–	میرا اس سے کیا سروکار
نحّوها عنی (تفعیل)	–	میرے قریب سے ہٹاؤ

بغلة	-	خچر
الشرطة	-	پولس
الحربة	-	آلاتِ جنگ، اسلحہ
تنحَّ عنّی (تفعُّل)	-	میرے قریب سے ہٹو
مالی و لک	-	میرا تم سے کیا تعلق
صَعِدَ (س)	-	وہ چڑھا
ابتلیتُ (افتعال)	-	میں آزمایا گیا ہوں
الامر	-	خلافت
طلبة	-	مطالبہ، خواہش
خلعت (ف)	-	میں نے اُتار دیا
اختاروا (افتعال)	-	تم لوگ منتخب کرلو
صاح (ض)	-	وہ چیخ پڑا
صیحةً واحدة	-	ایک آواز، بیک آواز
ھدأت (فتح)	-	وہ تھم گئی، سکوت طاری ہو گیا
خلفٌ	-	کارآمد چیز، پیچھے آنے والی چیز
کفا (ض)	-	اس نے کفایت کی
سرائر (سر کی جمع)	-	پوشیدہ معاملات
علانیکم	-	تمہارے واضح معاملات
اکثروا (افعال)	-	زیادہ کرو
الاستعداد (استفعال)	-	تیاری
ھادمٌ	-	منہدم کرنے والا

اللذات (لذة کی جمع)	-	لذت
لم تختلف (افتعال)	-	اس نے اختلاف نہیں کیا
واللّٰه	-	اللہ کی قسم
لا اعطی (افعال)	-	میں نہیں دوں گا
ولاة (والیؔ کی جمع)	-	فرمانروا، حکمراں
تجترّون (افتعال)	-	تم لوگ کھینچتے ہو
مودتهم	-	ان کی محبت
لاطاعة	-	اطاعت جائز نہیں
اطیعونی (افعال)	-	میری اطاعت کرو

﴿التمرين﴾

(ا) درج ذیل سوالوں کے جواب عربی میں لکھیے۔

ا- ماذا سمع عمر بن عبدالعزيز للارض حين خرج من قبر سليمان بن عبدالملک؟

۲- ماذا قيل له؟

۳- ای شئ عُرِضَ عليه؟

۴- من جاءه يسير بين يديه؟

۵- من سار معه؟

٦- اين دخلوا؟

۷- ای شئ خلع عمر بن عبدالعزيز عن رقبته؟

۸- من صاح قد اخترناک؟

۹- ای شیٔ خلف من کل شیٔ؟

۱۰- هل من تقوی اللّٰه خلف؟

۱۱- ای شیٔ هادم اللذات؟

۱۲- ای شیٔ یختلف الناس فیه؟

۱۳- هل تجوز الطاعة لمخلوق فی معصیة الخالق؟

۱۴- من یکفیه اللّٰه امر دنیاه؟

(۲) درج ذیل جملوں کی عربی بنایئے۔

☆ خلافت کی سواریوں کو جب دیکھا تو عمر بن عبدالعزیز نے کہا: میرا اُن سے کیا تعلق؟

☆ حضرت عمر بن عبدالعزیز جب سلیمان بن عبدالملک کی قبر سے نکلے تو زمین کی آواز سنی۔

☆ ان کو میرے پاس سے ہٹاؤ۔

☆ میں خلافت کے معاملہ میں آزمائش میں ڈالا گیا ہوں۔

☆ تمھاری گردنوں میں میری بیعت کا جو پھندا ہے، اس سے میں دستبردار ہوتا ہوں۔

☆ تم لوگ اپنے لیے خلیفہ چن لو۔

☆ جو آخرت کے لیے کام کرے گا، اللہ اس کے لیے کافی ہوگا۔

☆ اس امت میں اپنے رب کے سلسلہ میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

☆ ان کے درمیان جو بھی اختلاف ہے وہ دینار و درہم کا اختلاف ہے۔

☆ جو اللہ کی اطاعت کرے، اس کی فرماں برداری ضروری ہے۔

(۳) درج ذیل خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کیجیے۔

☆ ان تقوی اللّٰه .... من کل شیٔ.

☆ من عمل .... كفاه الله.

☆ اصلحوا .... يصلح الكريم علانيتكم.

☆ احسنوا .... قبل ان ينزل بكم.

☆ انّ هذه الامة .... فی ربها.

☆ من اطاع الله .... طاعته.

☆ اطيعونی .... اطعتُ الله فيكم.

ما وجبت سرائركم خلف لآخرته الاستعداد لم تختلف

(۴) حضرت عمر بن عبدالعزیز کی خلافت کے منشور (Manifesto) کو اپنی زبان میں لکھیے۔

(۵) درج ذیل جملوں کی تشریح کیجیے۔

☆ سمع للارض رجة.

☆ مالی ولها؟

☆ انه هادم اللذات.

☆ اختلف المسلمون فی الدينار والدرهم.